معدن التواریخ

ابوالطاہر فدا حسین فدا

ادارہ معارف نعمانیہ
شادباغ لاہور
پاکستان

پروفیسر محمد اقبال مجددی
20 میں پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو
ہدیہ کیا گیا

Marfat.com

معدن التواریخ

۱۲ ھ ۱۴

ابو الطاہر فدا حسین فدا

ادارہ معارف نعمانیہ
شاد باغ لاہور پاکستان

Marfat.com

136795

سلسلہ اشاعت نمبر ۵۵

نام کتاب ——— معدن التواریخ

مصنف ——— ابوالطاہر فدا حسین فدا

خوشنویس ——— مشتاق احمد بھبٹہ سیالوی

سنِ اشاعت ——— ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲ء

طباعت ——— طیبہ پرنٹرز

ہدیہ ——— دعائے خیر بحق معاونین ادارہ

عطیات بھیجنے کے لیے

ادارہ معارف نعمانیہ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۱۴ — ۱۵۰۴ر حبیب بنک شاد باغ برانچ لاہور

نوٹ

شائقین علم ۔/۷ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف نعمانیہ ۳۲۴۔ شاد باغ۔ لاہور۔

کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰ پاکستان

Marfat.com

هر آنکه زاد بناچار بائیدش نوشید
ز جامِ دهر مئے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَان

Marfat.com

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم!
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے؟

مرحومین کے اسمائے گرامی سالہائے ہجری و عیسوی کی ترتیب سے دیئے گئے ہیں

Marfat.com

نذرانۂ شوق

۱۲ ھ ۱۴

بحضورِ دریائے معانی

۱۲ ھ ۱۴

علامۂ برحق تاج الدین احمد تاج (عرفانی)

۱۲ ھ ۱۴

فدا

جانشینِ معجز بیاں تاج عرفانی

۱۲ ھ ۱۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

ع مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جناب ابوالطاہر فدا حسین فدا صاحب مدظلہ مدیر اعلیٰ مہر و ماہ لاہور دَورِ حاضر کے معروف شاعر ہیں اور موصوف کو لاہور کے عظیم شاعر ابوالمعانی مومنِ ثانی علامہ تاج الدین احمد تاج عرفانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیضانِ تلمذ کا شرف اور اُن کے جانشین ہونے کا فخر حاصل ہے۔

حضرت فدا صاحب شعر و ادب میں استادانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہر صنف میں خوب اور خوبصورت اشعار کہے ہیں۔ تاریخ گوئی پر اکثر شعرائے توجہ نہیں دی۔ شاید اس لیے کہ تاریخ گوئی مشکل ترین فن ہے اور اللہ تعالےٰ کا فضل خاص ہے کہ وہ اس فن میں بھی بدرجہ اتم باکمال ہیں۔ حضرت فدا صاحب اہل سنت کے عظیم ادیب و شاعر ہیں اور بلاشبہ وہ ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں سلامت باکرامت رکھے (آمین)

حضرت فدا صاحب قبلہ نے آج تک جو تاریخیں موزدں کی ہیں انہیں اگر یکجا کر کے زیورِ طبع سے آراستہ کر دیا جائے تو ضخیم دفتر سامنے آجائے اور پاکستان کی ادبی تاریخ میں ایک باوقار اضافہ کا موجب بن جائے۔ ناشر ادارے کے وسائل چونکہ محدود ہیں، اس لیے حضرت فدا صاحب کی تاریخ گوئی کے بحرِ بے کراں میں سے چندے انتخاب کر کے قارئینِ کرام کی نذر کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

لاہور
۲۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء

محمد فیاض احمد

Marfat.com

سُخنانِ چند

اثرِ خامہ جناب سردار علی احمد خان صاحب مدظلہٗ نگرانِ اعلیٰ ماہنامہ "مہروماہ" لاہور

زُباں پہ بارِ خُدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کیلئے

معاصر محترم ابوالطاہر فدا حسین فدا کی ذاتِ ستودہ صفات کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ موصوف برصغیر پاکستان و ہند کے آسمانِ علم و ادب کا ایک درخشاں ستارہ ہیں۔ ان کے رشحاتِ قلم نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط ہیں۔ آپ ایک دیانتدار اور منجھے ہُوئے صحافی ہیں، ادیب شہیر اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ اُردو اور پنجابی شاعری کی جملہ اصناف پر قُدرتِ کامل رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف النوع مضامین پر کُتبِ کثیرہ کے مصنف و مؤلف ہیں۔ سادہ زندگی گزارنے والے ہمارے یہ ممدُوح بلند خیالی کی دولت سے مالا مال ہیں اور اعلیٰ کردار کے حامل ہیں۔ طبعاً منکسر المزاج ہیں اور خدمتِ خلق کے جذبے سے بدرجۂ اَتم نوازے گئے ہیں۔ عُلمائے حق اور اولیائے کرام کے عقیدت کیش اور سُلسلۂ عالیہ قادریہ سے وابستہ ہیں۔ اپنی کم سخنی کے باوجُود اپنی ذات میں "ایک انجمن" ہیں۔

بے شمار اُبھرتے ہُوئے ادباء و شعراء کی راہنمائی کو ایک مقدس فرض جان کر ادا کرتے رہے ہیں۔ اور پیرانہ سالی میں بھی اس شغلِ محمود کو جاری رکھے ہُوئے ہیں۔

پیشِ خدمت کتاب موسُوم بہ "معدن التواریخ" جنابِ فِدا کے گفتہ و نوشتہ ان قطعات پر مشتمل ہے جو انہوں نے اکابرِ ملت اور اپنے بعض احباب کی وفات پر برموقع

نظم کیے۔

"تاریخ گوئی" کا فن آج کل قدرے معدوم ہوتا جا رہا ہے۔ فدا صاحب سے قبل حضرت پیر غلام دستگیر نامی المتوفی ۱۳۸۱ھ فنِ تاریخ گوئی کے امامِ عصر تھے اور دورِ حاضر میں فدا صاحب کا مثیل مشکل ہی سے ڈھونڈے ملے گا۔

کسی مفکر کا قول ہے کہ عظمت کی کسوٹی تاریخ کے اوراق ہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ فنِ تاریخ گوئی فی الحقیقت "تاریخ نویسی" کے زُمرے میں آتا ہے اور یہ کہ تاریخ سازی کا ایک جزو لاینفک ہے۔ اس کارِ خیر سے فدا صاحب نے خود اپنے لیے بھی تاریخ میں ایک مقام حاصل کر لیا ہے۔

نامِ نیکو رفتگاں ضائع مکُن
تا بماند نامِ نیکت برقرار

ہمارے یہاں کچھ دستوُر سا بن گیا ہے کہ ہم کسی زعیم کو اس کی زندگی میں کم ہی پذیرائی بخشتے ہیں۔ البتہ اُس کے اس جہان سے اُٹھ جانے کے بعد ہماری "حسِ مُردہ پرستی" دفعتاً جاگ اُٹھتی ہے۔ ع

مر گئے ہم تو زمانے نے بہت یاد کیا!

میرا یقین ہے کہ فدا صاحب نے یہ کام ستائش کی تمنا اور صلہ کی پروا کیے بغیر سرانجام دیا ہے۔ دعا ہے کہ ربّ العزت اُنہیں اپنے الطاف و انعاماتِ خصوصی سے نوازیں۔ (آمین)

ہیچمدان بندۂ رحمان :-
سردار علی احمد خان

۳۰

نمبر الفتح گارڈن ٹاؤن لاہور

المرقوم
۴ رجون ۱۹۹۲ء

آغاز

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے کارساز قبلۂ حاجاتِ کارہا
آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

مجھے یہ بات کہنے میں کچھ باک نہیں کہ میں مکتبِ علم و ادب کا ایک معمولی اور سنجیدہ طالب علم ہوں۔ شعر و سخن سے مجھے فطری لگاؤ ہے۔ شعر گوئی سے متعلق میرا تاثر یہ ہے کہ جذبہ اظہار کا شعور فیاضیِ قدرت کا ایک انمول عطیہ ہے ایک لگن ہے ایک سُرور ہے جو انسان کے دل و دماغ پر کچھ اس انداز سے طاری ہوتا ہے کہ الفاظ کو قوتِ متخیلہ سے موزونیت کے قالب میں ڈھالنا اس کے لیے کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ مسرّت و غم کے احساسات سے اُسے شعبہ ہائے زندگی کے جملہ مسائل، افکار و حوادث، آثار و احوال، اذکار و اخبار غمِ دوراں و غمِ جاناں اور معاشرہ کے ہر نشیب و فراز سے آگاہی ہوتی ہے۔ شعری تخیل کی آمد کے ابواب کشادہ ہو جاتے ہیں جس سے وہ اپنے رجحانات و میلانِ طبع کی ترجمانی پورے وثوق اور کامل اعتماد سے کر پاتا ہے۔

ان حقائق و شواہد کی روشنی میں راقم الحروف یادِ رفتگانِ نادر العصر اور نابغۂ روزگار شخصیات کی وفیات پر مشتمل قطعاتِ تاریخ کا ایک تخلیقی مرقع اربابِ علم و دانش کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔ اللہ کرے میری یہ حقیر سی کاوش ان کی نظر میں قابلِ پذیرائی ہو۔ ع

پھول کچھ میں نے چُنے ہیں ان کے دامن کے لیے

اگرچہ صنفِ تاریخ گوئی میں عصرِ جدید کے شعراء کا رجحان کچھ زیادہ نہیں ہے تاہم بعض شعرائے کرام اپنے اسلاف کی اس روایت کو زندہ و پائندہ رکھنے کے لیے اس پر

Marfat.com

طبع آزمائی کرنے میں مشغول رہے۔ اِن میں چند ایک اساتذہ جناب سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ جنابِ حفیظ ہوشیارپوری، جناب خورشید علی مہر تقوی۔ علامہ رفیع الدین صبا تھراؤ اور حضرت پیر غلام دستگیر نامی جنہیں ائمہ تاریخ گویاں کی حیثیت حاصل تھی اور جو آج ہم میں موجود نہیں، اس فن میں یدطولیٰ کا درجہ رکھتے تھے اس فن کے احیا و بقا کے لیے سرگرمِ عمل رہے۔ انہیں احساس تھا کہ اس صنف کو قدما و متاخرین میں کیا اہمیت و انفرادیت حاصل تھی۔

زیرِ مطالعہ مرقع "معدن التواریخ" کتابت و طباعت کے تمام مشکل مراحل بطریقِ احسن طے کر کے اربابِ علم و فضل کی خدمت میں پہنچ چکا ہے اس کے لیے میں سب سے پہلے بارگاہِ ربُّ العزت میں سربسجود ہوں کہ اُس نے اپنے کرمِ بے پایاں اور عنایاتِ لامتناہی کے صدقے مجھے اس دشوار ترین کام کو بہ حسن و خوبی سرانجام دینے کی توفیق فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

تشکر و امتنان

ناشکر گزاری ہو گی، اگر اس سلسلے میں، میں اپنے فاضل رفقا کی پرخلوص اعانت کا تہِ دل سے ممنون نہ ہوں۔ جن کی معاونت اور لاتعداد ہمدردیاں میرے شاملِ حال رہیں۔ ان میں پاکستان کے معروف محقق حکیم اہلِ سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری زید مجدہٗ مرکزی مجلسِ رضا لاہور و مدیرِ مسئول ماہنامہ مہر و ماہ لاہور کا نامِ نامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے جو فی الحقیقت میری اس تصنیف کی طباعت کے محرک ہیں۔ جن کی تحریک و ترغیب میری حوصلہ افزائی اور طمانیتِ قلب کا باعث ہوئی۔ اسی طرح پاکستان کے نامور ادیب، بلند پایہ عالم السنۂ شرقیہ کے ماہر اور انگریزی زبان کے ممتاز قلمکار جناب سردار علی احمد خان صاحب مدظلہ العالی نے معدن التواریخ کے ابتدائیہ پر گوہرافشانی فرما کر قارئین کو کتاب ہذا سے متعارف کرایا اور راقم الحروف کو اپنے مفید مشوروں سے متمتع فرمایا۔

قطع نظر اس سے عزیزم صابر علی میاں قادری حنفی، عزیز القدر سرفراز احمد راہی اور الحاج محمد حنیف قادری بھی میرے دلی شکریہ کے مستحق ہیں جو اس کارِ خیر میں بطورِ خاص میرے ممد و معاون ثابت ہوئے۔

دعا ہے کہ اللہ ربّ العزت میرے ان محبوں اور مونسوں کو تادیر بسلامت باکرامت رکھے اور ان کے مدارج میں روز افزوں ترقی فرمائے آمین ثم آمین! بجاہِ طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم! نیاز آگیں، ف

Marfat.com

شاعرِ مشرق حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

رحلت ○ ۲۰ صفر المظفر ۱۳۵۷ھ بمطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء

چل بسے دارِ فنا سے حضرت اقبال آہ
ہو گیا اس صدمۂ جاں کاہ سے ہر دل خموش

تھی فصاحت اور بلاغت ان کی اک ادنیٰ کنیز
علم و فضل و فکر و فن ان کے رہے حلقہ بگوش

ہر دلِ مردہ میں اُس نے پھونک دی رُوحِ حیات
اس کی ہر "بانگِ درا" تھی ایک پیغامِ سروش

"بالِ جبریلِ امیں ہو یا کہ ہو "ضربِ کلیم"
اُسکا اک اک حرف ہے بیشک نوائے ہوش و گوش

مُنہ کے بل گر کر ھُواللہ اَحَد بُت کہیں
کیا ہی پیغامِ خُودی میں اُسکے ہے جوش و خروش

بادۂ عشقِ نبی سے وہ رہا سرشار و مست
دم بخود لذّت چشِ ذوقِ فنا ہیں عقل و ہوش

رحمتِ حق سے درِ توبہ ہوا جب اُس پہ وا
پھر کہاں وہ ساغر و مینا وہ زورِ نوشا نوش

فکرِ سالِ رحلتِ اقبالؔ پر مجھ سے فدا
کہہ گیا صنعت طرازِ شاعرِ مشرق "سروش"

۱۹ ۵ ۳۸

حضرت قبلہ پیر سیّد برکت علی شاہ گیلانی چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ مجاز زبدۃ العارفین حضرت میاں محمّد شاہ چشتی نظامی ہوشیار پوری قدس سرہ

وصال ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ بروز جمعۃ المبارک

مزار:- خلچیاں شریف، ضلع امرتسر (بھارت)

وصالِ حضرت برکت علیؒ پر — ہُوئی اندوہ گیں رُوحانیت ہے
پئے شیدائیانِ شاہِ والا — خزاں دیدہ ریاضِ شش جہت ہے
دلِ ہر معتقد میں اللہ اللہ — فروزاں شمع نورِ معرفت ہے
ہُوئے مدحت سرا ہیں حور و غلماں — لبِ رضواں پہ اُن کی منقبت ہے
خُدائے ذوالمنن سے اہلِ حق کی! — پئے حضرت دعائے مغفرت ہے
فضائے روضۂ پُر نور واللہ — حقیقت میں بہارِ میمنت ہے

فدا از رُوئے الحمد تاریخ
"بفردوسِ بریں قدسی صِفت" ہے

۱۳ ہجری ۵۹ = ۱ +

حضرت سید برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات و کمالات کے لیے اذکارِ جمیل تالیف حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور تجلیاتِ برکت مرتبہ جناب صوفی معراج الدین معراج دیکھی جائیں۔

Marfat.com

اُستاذ الاساتذہ علامۃ الدہر حضرت قبلہ محمد عالم آسیؔ امرتسری قدس سرہٗ

مرید و مجاز شیخ العرفات حضرت قبلہ شاہ ابوالخیر فاروقی مجددی دہلوی اعلی اللہ مقامہٗ

رحلت :- ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۸ اگست ۱۹۴۴ء ۔

آخری آرام گاہ :- گورستان بلاقا سنگھ بیرون لاہوری دروازہ امرتسر (بھارت)

علم و حِکَم سے تیرے جہاں فیض یاب ہے　　تیرا جواب یہ ہے کہ تو لاجواب ہے

سرشار و مست تیرے نہ کیوں کر ہوں اہلِ علم　　میخانۂ ادب کی تو رنگیں شراب ہے

آسیؔ ترے کلامِ بلاغت نظام میں　　تفسیر و شرحِ نکتۂ اُمّ الکتاب ہے

لُطفِ نگاہ سیّدِ کونین کے سبب　　تجھ پر نزولِ رحمتِ حق بے حساب ہے

مجھ سے کہا یہ مُلہمِ غیبی نے اے فداؔ

سالِ وصال ان کا فضیلت مآب ہے

۱۳۶۳ھ

حضرت آسی کے حالات پر متعدد مقالات طبع ہو چکے ہیں اور ان پر ایم اے۔ عربی کا ایک مبسوط مقالہ عربی میں لکھا گیا ہے ۔

حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی قادری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

- مصنف تفسیرِ نبوی و دیگر کتب کثیرہ،
- وصال ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ بمطابق یکم نومبر ۱۹۴۴ء،
- آخری آرام گاہ مسجد ستی کوتوالی بیرون دہلی گیٹ لاہور،

ہو گئے واصل بہ حق ہیں ہمدمو!
عالمِ ذی مرتبت وہ دیں پناہ
بندۂ حق، صاحبِ فضل و کمال!
عظمتِ علم و حِکَم کا بادشاہ
حُبِ ختم المرسلیں کا فیضِ خاص
خُلد میں داخل ہوئے با عزّ و جاہ
کہہ گیا مُلہم فدا اسے سالِ وصل
از سرِ الہام "مغفورِ الٰہ"

+۱ = ۱۳۶۳ھ

مُرشدی مولائی، سرتاجِ مستاں سرآمدِ فُقراء سُلطانُ التارکین

حضرت بابا سید رسول قریشی ہاشمی حنفی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف کُتیاں والی سرکار

○ المتوفی ۷ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۶ء بوقت ۹ بجے شب دوشنبہ

○ خوابگاہ سدری موضع بگا ○ تحصیل اجنالہ (ضلع امرتسر) بھارت

تیرہ سو ہجری سن چھیاسٹھ تھا ۱۳۶۶ھ
اور تھی ھفتمیں محرّم کی

یوم دوشنبہ نو بجے شب کے
ہوئی رحلت ہے اس مکرم کی

نامِ نامی ہے جن کا سید رسولؐ
شان والا تھی مردِ محترم کی

"کتیانوالے" عُرف عام رہا
کوئی سمجھا نہ رمز ھمدم کی

سگِ درگاہِ عالیہ ہے فدا
بڑھ گئی قدر ابنِ آدم کی

Marfat.com

امیرِ ملّت الحاج سیّد پیر محمّد جماعت علی شاہ نقشبندی مُجدّدی علی پوری قدس سرّہٗ

متوفی ۲۶؍ ذیقعدہ ۱۳۷۰ھ مطابق ۳۰؍ اگست ۱۹۵۱ء بروز پنجشنبہ جمعرات

ہیں ناگہاں ہوئے رخصت جہان زار سے وہ
کہ باز جن کیلئے آج بابِ جنت ہے

ضیائے شمع رسالت کے تھے وہ پروانے
ملائکہ کے دلوں میں بھی انکی عظمت ہے

رہے وہ بادہ عشق نبی سے مست مدام
رسُولِ پاک کی ان پر نگاہِ اُلفت ہے

تھے زہد و تقویٰ میں اکمل وہ شرع و دیں کے نقیب
جبھی تو نور سے معمُور ان کی تُربت ہے

ہے انکی چشم خدابیں کا یہ تصرف اِک!
جہانِ فقر میں جاری یم طریقت ہے

تھے شیخ و حافظ و حاجی بھی اور محدّث بھی
لقب شیوخ میں ان کا امیرِ ملّت ہے

سروشِ غیب نے ان کا سِنِ وصال فدآ
کہا امیرِ مکرّم بشرِ جماعت ہے

۱۳ ھ ۷۰

فخر الاطباء حضرت حکیم فقیر محمد چشتی نظامی فخری امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

مریدِ باصفا زبدۃ العارفین فرید العصر حضرت الحاج میاں **علی محمد خاں** چشتی نظامی
سجادہ نشین بسی شریف قدس سرہٗ العزیز

◉ رحلت ۲۷ رجب المرجب ۱۳۷۱ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۵۲ء

◉ مزار: بجوارِ حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ ،

میرے مخدوم و مکرم حضرتِ والا فقیر ۔۔۔ چھوڑ کر دُنیائے فانی آج ہیں زیبِ ارم
چل بسے ہیں گلشنِ ہستی سے وہ لاریب آہ ۔۔۔ شاخِ نخلِ زندگانی ہوگئی اُن کی قلم
جذبۂ عشقِ نبی تھا ان کے دل میں موجزن ۔۔۔ تھے پئے اعدائے دیں وہ ایک شمشیرِ دودم
خدمتِ خلقِ خدا تھا اُن کا مقصودِ حیات ۔۔۔ اللہ اللہ تھا غنیمت کیا ہی انکا دم قدم
چار دانگ عالم میں اُن کے فکر و فن کی دھوم تھی ۔۔۔ طب و حکمت میں تھے بیشک معترف عرب و عجم
دردِ فرقت دے کے ہم کو ہوگئے آنکھوں سے دُور ۔۔۔ کر گئے چرخِ ستمگر کو بھی وہ وقفِ الم

کہہ گیا مُلہم فدا اسے ان کا سالِ وصل یوں
کر رقم "فخر الاطباء منبعِ لطف و کرم"
۱۳ ھ ۷۱

حکیم محمد موسیٰ امرتسری حضرت فخر الاطباء علیہ الرحمۃ کے فرزند ہیں اور حضرت کے حالاتِ زندگی اور طبی تجربات کے لیے مجرباتِ فخر الاطباء کا مطالعہ ضروری ہے۔

Marfat.com

ابوالمعانی مومنِ ثانی حضرت علامہ تاجُ الدّین تاجؔ عرفانی علیہ الرحمۃ

- وفات ۱۱ مئی ۱۹۵۹ء مطابق ۱۳۷۸ھ ہجری
- مدفون بجوارِ حضرت شیخ طاہر بندگی قدس سرّہٗ

(۱)

رحلتِ تاجِ سخنداں آج ہے — اس لیے علم و حکم ہیں نالہ زن
ناخدائے حکمت و شعر و ادب — اے کہ تو تھا خوش بیاں یکتائے فن
امرِ ربّی ہی سے تو اے مردِ حق! — چل بسا دنیائے دُوں سے دفعتاً
ظلمتِ غم چھا رہی ہے ہر طرف — اب کہاں وہ رونقِ بزمِ سخن؟
راحتیں غم سے بدل کر رہ گئیں — جاگزیں دل میں ہُوا رنج و محن
دیکھ کر تیرے مقاماتِ بلند — ہو گیا دشمن ترا چرخِ کہن
طبع تیری کی روانی دیکھ کر — پانی پانی ہو گئے گنگ و جمن
اہلِ دانش حکمت و ادراک ہیں — مانتے تھے تجھ کو استاذِ زمن
ارفع و اعلیٰ ترا عزم و عمل — شاعرِ دربار۔ میرِ انجمن
نغمہا و زمزمہ پیرائیاں — سیکھتے تھے تجھ سے مرغانِ چمن
معترض تجھ پر رہے جاہل سدا — معترف تیرے ہوئے اہلِ سخن
قابلِ تقلید تیرا ہر عمل! — باعثِ صد فخر تیرا حسنِ ظن

Marfat.com

رحمتِ حق کا رہے تجھ پہ نزول　　قبر پہ ہو ظلِ ربّ ذُوالمنن

لکھ "ادب آموز" سے سالِ وفات
۶۱
ہو گئی گُل اے فدا شمع سخن
+ ۶۱ = ۷۸ ھ ۱۳

(۲)

عرفان و شاعری میں تھا　　ازبس جو نامور چلا

لکھو یہ روئے جوش سے　　سخن کا تاجور چلا
۳
+ ۳ = ۷۸ ھ ۱۳

Marfat.com

خطیبِ لبیب حضرت مولانا غلام محمد ترنم امرتسری رحمتہ اللہ علیہ

متوفی ۷ المحرم الحرام ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۴ر جولائی ۱۹۵۹ء

مدفون گورستان میانی (بہاول پور روڈ) لاہور

ترنّم! خاک داں سے عالمِ بالا ہوئے رخصت
بہاریں منتظر ان کے لیے تھیں باغ جنّت کی

زہے قسمت کہ استقبال کو حُور و ملک آئے
کشادہ ہو گئی اُن کے لیے آغوش جنت کی

ہمیشہ حامئ ملّت رہے ھر ایک مشکل میں
تھی وقفِ خدمتِ اسلام ساری زندگی ان کی

مبلغ دینِ حق کے تھے صفا و صدق کا پیکر
کہ سلفِ صالحین کا اِک نمُونہ ان کی ہستی تھی

چمن والے نہ بھُولے ہیں نہ بھُولیں گے کبھی اُن کو
رسُولِ پاک کی اُلفت میں نغمہ سنجیاں اُن کی

ہُوئے ہو وُہ واصل حق جب فدا بے ساختہ مُجھ کو
ندا یہ غیب سے آئی ہوئی رحلت ترنم کی
۱۳ ھ ۷۹

حضرت ترنم کی مختصر سوانح حیات بنام "مولانا غلام محمد ترنم" مرتبہ حکیم محمد موسٰی امرتسری لائقِ مطالعہ ہے

Marfat.com

حضرت مولانا پیر غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ

- ولادت ۷ رجب المرجب ۱۳۰۱ھ سنہ مطابق یکم مئی ۱۸۸۳ سنہ عیسوی

- ارتحال مطابق ۱۶ ر دسمبر ۱۹۶۱ء سنہ بروز دوشنبہ

- آخری آرام گاہ رتہ پیراں ۔ ضلع شیخوپورہ ۔

واصلِ حق حضرتِ نامی ہُوئے رنج سے ہر دل بنا دارِ محن
اوڑ کر ابر سیہ کی اک قبا صورتِ باراں فلک تھا نالہ زن
نامِ نامی ہے ”غلامِ دستگیر“ فقر کی رہ پر رہا جو گامزن
اے کہ تُو تھا عاشقِ سبطِ رسُول مدحِ اہل بیت تیرا احسن طن
عشق کی تفسیر تھی تیری سرشت تھی صحابہ سے تجھے سچی لگن
اللہ اللہ صُوفیٔ کامل تھا تُو مظہرِ نورِ خُدائے ذوالمنن
تیرے اوصافِ حمیدہ کے سبب معتقد دل سے تھے شیخ و برہمن
ڈھونڈلی تو نے صراطِ مستقیم پالیا اہلِ زمانہ کا چلن
عزم و استقلال تھا تیرا اٹل مسکرایا جو سرِ دار و رسن
مدحتِ اصحاب تھا تیرا شعار ہر نفس مصروفِ ذکرِ چار یار
اہلِ دل ، اہلِ نظر ، اہلِ قلم اے کہ تو تھا باعثِ فخرِ زمن

Marfat.com

فنِ نظم و نثر میں تیرے حضور
سر بخم دیکھے خداوندانِ فن

حضرتِ رُوحی کی نسبت کے سبب
تُو نے پھونکی نظم میں رُوحِ سخن

تیری مُشتِ خاک سے مہرِ ادب!
ماہتابِ علم تھا جلوہ فگن

پھُول جھڑتے تھے دمِ گفتار کیا
جھُوم اُٹھتی تھی وہیں روحِ چمن

پا گئے تجھ سے ہدایت کا سبق
دشمنانِ قوم اعدائے وطن

تھی ابھی دنیا کو تیری احتیاج
آلیا تجھ کو اجل نے دفعتاً

قبر پر ہو رحمتِ حق کا نزول
نُور کی چادر بنے تیرا کفن

پُوچھی جب تاریخِ رحلت اے فدا
بولا ہاتف ، نامیٔ شیریں سخن

۱۳۸۱ ھ

لہ حضرتِ نامی علیہ الرحمۃ پر ماہنامہ مہر وماہ لاہور کا ایک خصوصی نمبر بنام "یادگارِ نامی" شائع ہُوا تھا۔

136795

Marfat.com

مخدومی و محترمی میاں بدرالدین احمد قادری حنفی نور اللہ مرقدہٗ

(والدِ ماجد" صاحبِ معدن التواریخ")

متوفی۔ ۲ جمادی الاول ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲؁ بروز جمعۃ المبارک

مدفون: گورستان میانی بہ قربِ جوار غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

مضطرب سینے میں میرے ہو نہ کیوں قلبِ حزیں
چل دیا کوئی جہانِ آب و گل سے ناگہاں

دم بخودِ الحاح و زاری سے نہیں ہیں خویش ہی
ہے قضا بھی آج ان کی موت پر ماتم کناں

قبلۂ دیں۔ کعبۂ من۔ ظلِ ربِّ ذوالمنن
اُٹھ گئے سر سے ہمارے دے کے اک دردِ نہاں

کچھ غمِ جاناں ہو دل میں یا غمِ دوراں ہو آہ
ہو بیاں کیونکر کسی سے کچھ حدیثِ دلبراں

تھی انہیں ہر فرقۂ باطل سے نفرت بے پناہ
تھے سگِ شاہِ رسولاں بندۂ غوثِ زماں

کر رقم سالِ وصالِ ہستیٔ ذی شاں فدا
طائرِ سدرہ پکارا وا غمِ بدر الزماں

۱۳ ھ ۸۲

Marfat.com

ملک العلماء حضرت مولانا شاہ محمد ظفر الدین قادری رضوی بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

رحلت، ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء بوقت شب ۲ شنبہ

حضرتِ والا گہر، ظفر المظفر، مردِ حق
نورِ انوارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں جبیبِ آسماں

شاہد و ساجد ابد تک نورِ مطلق آپ ہیں
بندگی کی شان اُن کی زندگیٔ جاوداں

دورِ حاضر میں کہاں ہے آپ کا کوئی مثیل؟
عکسِ روئے مصطفےٰ، اے عبقریٔ ھر زماں

تو چمن زارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معطر اک گلاب
جسدِ ملت میں ہے تو اک موجۂ روحِ رواں

مسلکِ احمد رضا کا آج بھی جاری ہے فیض
آج بھی از بر ہے مومن کو حدیثِ دلبراں

ذخرۂ عقبیٰ ہے ان کا عشقِ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم
مرحبا مرقد پہ پڑھتا ہے ہجومِ قدسیاں

آج ظفر الدین بہاری کا فدا سالِ وصال
کر رقم تو "نائبِ احمد رضا بدرِ جہاں"
۱۳ ھ ۸۲

عاشقِ غوث صمدانی جناب حافظ برکت علی قادری نوّر اللہ مرقدہ

رحلت ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک

مزار کوچہ غوثیہ نیا بازار، لاہور

کیا تھا فقر کی دولت سے مالامال تجھے
نوازا چشمِ عنایت سے شاہ جیلاں نے

سُرودِ بادۂ عشقِ نبی کے متوالے
عطا کیا تجھے ساغر یہ چشمِ میراں نے

تھا لاتخف کی حقیقت کا راز تجھ پہ عیاں
کیا یہ کشف ترے دل پہ پیرِ پیراں نے

بفیضِ سیدِ غوث الوریٰ خدا کی قسم
کیا تھا مستِ الٰہ تجھ کو ذوقِ عرفاں نے

مخالفت تری کرتے تھے اہلِ بغض و حسد
بچایا ان کے تعصب سے تجھ کو یزداں نے

نزولِ رحمتِ باری رہے گا تجھ پہ سدا
مٹائی قبر کی ظلمت ہے نورِ ایماں نے

ندا سے رحلتِ حافظ پہ بے سرِ انکار
”مُریدِ غوثِ مقدس“ کہا ہے رضواں نے

-۱ = ۱۳۸۳ھ

جنابِ مولوی محمد شمس الدین تاجر کتب نادرہ علیہ الرحمۃ

رحلت ۱۰ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۶۸ء

المدفون: بجوارِ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ

ہُوا شمسِ دیں، آج خالق کو پیارا
کہ "اظہر من الشمس" تھی جس کی عظمت

وہ ہر دل عزیز اور بے لوث انساں
وہ اِخلاص پیکر سراپا مودّت

وہ سب دوستوں کی تھا آنکھوں کا تارا
فرشتہ خصائل، مجسّم شرافت

وہ اک خازنِ گنجِ علم و حِلم تھا
وہ تنویرِ شمسِ رموزِ فضیلت

کہ وہ ہوئے ان کی سیرت کے قائل
ہر اک پاک باطن، ہر اک نیک طینت

مکینِ بہشتِ بریں میرا ممدوح
ہوئی اس پہ اللہ کی خاص رحمت

ندائیں لگیں غیب سے مجھ کو آنے
ہوئی جب کہ مطلوب تاریخِ رحلت

سنِ مرگ اِس پر فدا قدسیوں نے
کہا "گنجِ فضلِ دبستانِ حکمت"

۱۹ ۶ ۶۸

مولوی صاحب مرحوم و مغفور نہایت علم پرور بزرگ تھے۔ دنیا بھر کے اہلِ علم ان کے پاس آتے تھے۔ ان کی علم پروری کے واقعات پر ایک مفصل کتاب مرتب ہونی چاہیئے۔

Marfat.com

حضرت سیّد محمد معصوم شاہ قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سادہ چک شریف

وصال ۲۹ شوال المکرّم ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۶۹ء

مزار چک سادہ شریف ، گجرات

شہِ زاہداں ، شاہِ معصوم سیّد ‌ ‌ ‌ ہُوئے راہِ عقبیٰ کے ہیں آج راہی
عیاں تھی ہر اک قولِ احسن سے اُن کے ‌ ‌ ‌ رضائے محمّد ، رِضائے آلٰہی
تھی محبُوب ایمان وصدق ویقیں سے ‌ ‌ ‌ شہنشاہِ کونین کی ان کو شاہی
منقّش جو تھا لوحِ دل پر محمّد ‌ ‌ ‌ نظر ان کو آتا تھا ہر سُو خدا ہی
مُبلغ تھے اسلام و دیں کے وہ الحق ‌ ‌ ‌ کُھلے اُن پہ اسرارِ امر و نواہی
خریدارِ جنت تھے ، معمارِ ملّت ‌ ‌ ‌ مساجد¹ بھی دیتی ہیں جن کی گواہی

سنِ وصل ان کا قدس اللہ اللہ
کہا قدسیوں نے فضیلت پناہی
۱۳۸۸ھ

دیگر

شہِ ذی حشم ، شاہِ معصوم آہ ‌ ‌ ‌ گئے دارِ فانی سے سُوئے بقا
سنِ وصل سیّد پہ ہاتف پکارا ‌ ‌ ‌ کہو "رحلت نیک سیرت فدا"
۱۳۸۸ھ

¹ لاہور کی خوبصورت ترین مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور احمد نوری کتب خانہ کے باقی تھے نیز آپ نے اپنی زندگی میں بہت ساری مسجدیں تعمیر کروائیں۔

شیخِ طریقت حضرت علامہ سیّد مغفور القادری رحمۃ اللہ علیہ

○ وصال ۱۵ ارصفر المظفر ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۲ اراپریل ۱۹۷۰ء

○ مزار شاہ آباد شریف گڑھی اختیار خان ضلع رحیم یار خان

جنابِ سیّدِ مغفورِ قادری | ہوئے دنیائے دُوں سے آج مستور
وفاتِ ناگہاں پہ ان کی واللہ | ہیں سب خویش و اَحبّا آہ رنجور
وہ تھے عاشق حبیبِ کبریا کے | ضیائے نورِ وحدت سے بھی معمور
بفیضِ ساقیٔ تسنیم و کوثر! | شرابِ عشق ربّانی میں مخمور
امینِ سرِّ "کاسات الوصالی" | غمِ جذبِ حقیقی میں وُہ مسرور
تجلّائے یقیں سے ان کی تربت | بنے گی جلوہ گاہِ رشکِ صد طور

سنِ رحلت پہ ان کے بولا رضواں
رقم کر اے فدا محبوب و مغفور
۱۳ ھ ۹۰

فاضلِ جلیل حضرت رعلامہ سید محمد فاروق القادری مدظلہ العالی آپ کے فرزندِ ارجمند اور سجادہ نشین ہیں ـــــــ حضرت سید علیہ الرحمۃ کی دو سوانح حیات زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں (۱) ذکرِ مغفور از حکیم محمد موسیٰ امرتسری (۲) حیاتِ مغفور۔

Marfat.com

حضرت پیر سیّد ولایت علی شاہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ مجاز حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری نوّر اللہ مرقدہٗ

رحلت ۲۶ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۷۰ء

سیدِ پاک باز دھرِ فانی سے — آج رخصت بسوئے جنت ہے
آلیا مرگِ ناگہاں نے اُنہیں — نقش ہر دل پہ جن کی عظمت ہے
وہ خدا و رُسول کے شیدا — مفتخر جن پہ دین و ملّت ہے
یاد بھی ان کی اہلِ دل کے لیے — رہنمائے رہِ حقیقت ہے
کیوں نہ غم گیں ہوں حامدؔ و محمودؔ — اُٹھ گیا سر سے ظلِ شفقت ہے
فیضِ عشقِ نبی کے جلووں سے — بقعۂ نور اُن کی تُربت ہے

بولا ہاتف سنِ وصال فدا
کہہ دو رحلتِ شہِ ولایت ہے

۱۳ ھ ۹۰

Marfat.com

خطاط العصر محبی محمد صدیق الماس رقم قریشی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

وفات: ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء بروز پنج شنبہ

مدفون: بجوارِ حضرت طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ لاہور

تصدق دل سے تھا صدیق جو صدیق اکبر پر
بسوئے جنت الفردوس ہے وہ ہو گیا رخصت

ہوا دنیائے فانی سے ہے رخصت آج وہ ناگاہ
کہ احباب و اعزہ پر تھی جس کی بے بہا شفقت

قریشی ہاشمی و امی لقب کی عالی نسبت سے
حسب میں بھی نسب میں بھی وہ تھا اک صاحب عظمت

ازل سے شکل نورانی وہ لے کے آیا دنیا میں
وہ تھا اک گوہر یکتا بہ حسن و خوبی سیرت

اسے اندیشۂ روزِ جزا لاحق نہیں واللہ
کہ جس پر رحمۃ للعالمیں کی ہو گئی رحمت

وہ ہر اک خادم غوث جلی کا معتقد دل سے
اسی باعث اسے ہم بینواؤں سے رہی الفت

اسے تھی فنِ خطاطی میں حاصل دسترس ایسی
کہ ہر استاذِ فن کو اسکی تھی محبوب شخصیت

فدا کو محوِ فکر و جستجو دیکھا تو ہاتف نے
کہا "عالی گہر خطاطِ اعظم" ہے سنِ رحلت

۱۹۷۲ء

نوٹ:- جناب مولوی شمس الدین تاجر کتبِ نادرہ کی قبر کے بالکل ملحق آپ کی قبر ہے۔

Marfat.com

پیر فضل حسین فضلؔ گجراتی سجادہ نشین حضرت شاہ دولہ دریائی علیہ الرحمۃ

المتوفی ۱۲ رجب المرجب ۱۳۹۲ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۷۲ء بروز شنبہ

فداؔ! کر کے قطع تعلق جہاں سے! — رواں آج ہیں فضل شہ سوئے جنت
رموز آشنائے بحر روحانیت کے — وہ تھے ایک دانائے رازِ حقیقت
مقرب تھے وہ شاہ دولہ کے الحق! — شناسائے اسرارِ شرع و طریقت
وہ مقبولِ عالم، مودّت سراپا — ملا تھا اُنہیں حق سے تاجِ فضیلت
وہ شیرازیٔ عہد، سعدیٔ دوراں! — سراپائے شعر و ادب، گنجِ حکمت
وہ بہزادِ تصویرِ حسنِ بتاں کے — تقدس نگارِ مجاز و حقیقت

ہے گویا ہوا مجھ سے ہاتف فداؔ یوں
کہو "شاہِ بزمِ غزل" سالِ رحلت
۱۳ ھ ۹۲

Marfat.com

مُبلّغ اسلام ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری رحمۃ اللہ علیہ

رحلت، ۱۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ مطابق ۳ جون ۱۹۷۴ء

مزار، احاطہ المرکز الاسلامیہ شمالی ناظم آباد کراچی

چل بسا دارِ فنا سے آج ہے اِک مردِ حق
ہو نہ کیوں مغموم اس پہ ہر دلِ درد آشنا

دینِ فطرت کا تھا بیحد اُن کے دل میں احترام
اور ہر عزم و عمل میں جذبۂ اخلاص تھا

وہ نقیبِ شرع و دیں تھے صاحبِ فضل و کمال
تھے سراپائے تقدس، پیکرِ فقر و غنا

عشقِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے دل میں تھی تڑپ
اور آنکھوں میں سمایا تھا جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتفِ غیبی فدا سے برمحل بے ساختہ
فضلِ رحماں شمعِ دانش سالِ رحلت کہہ گیا

۱۹ ۶ ۷۴

Marfat.com

حضرت حافظ الحاج پیر سیّد غلام محیّ الدّین چشتی نظامی، فخری علی اللہ مقامہ

خلف الصدق حضرت قطبِ عالم علامہ پیر سیّد مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲ رجمادی الثانی ۱۳۹۴ھ مطابق ۲۲ رجون ۱۹۷۴ء

ہوئے عازم سُوئے جنت ہیں آج
فدا! حضرتِ محی دیں، دیں پناہ

وہ شیدائیِ حُسنِ محبُوبِ خالق!
وہ مخمور و مستِ مئے لا اِلٰہ

سراپا تھے اک شرع و دینِ نبی کا
نشاناتِ سرِّ حقیقت کی راہ

چمکتے نہ چرخِ ولایت پہ کیوں وہ
رہی ان پہ مہرِ علی کی نگاہ

سنِ وصل اُن کا فدا برمحل
کہو "رحلتِ ہادئ خلق آہ!"
۱۳ ھ ۹۴

بابائے پنجابی علامہ ڈاکٹر فقیر محمّدؒ فقیر

المتوفی، ۳ رشعبان المعظم ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۱ رستمبر ۱۹۷۴ء بروز چہار شنبہ

آج ہے جنت میں آسودہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فقیر
ہوگئی لاریب اُس پر رحمتِ خیر الانام

حکمت و علم و ادب میں تھا وہ اک فردِ وحید
شاعرِ پنجاب، خیامِ زماں، عالی مقام

وہ کہ "پنجابی زباں" کا تاجور جس کو کہیں
وارثِ دوراں، حریمِ فکر کا برحق امام

اس کے حق میں ملتجی ہیں شبنمی آنکھیں مری
ہو نزولِ رحمتِ باری، لحد پہ صبح و شام

اس کی رحلت پر ندا ہاتف پکارا پے بہ پے
لکھ "فقیرِ با رضا"، "و دا فقیرِ خوش کلام"
۱۳۹۴ھ ۱۳۹۴ھ

Marfat.com

زبدۃ العارفین فرید العصر حضرت الحاج میاں علی محمدؒ خان چشتی نظامی فخری قدس سرہٗ

وصال: ۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء بروز سہ شنبہ

آخری آرام گاہ ○ درگاہ شریف حضرت خواجہ گنج شکر قدس سرہٗ پاک پتن شریف

اُٹھے بزمِ دنیا سے ہیں قطبِ دوراں
انہیں حق نے جنت کی بخشی کلید

وہ گرویدۂ حسنِ نورِ مجلّٰی
تھی مطلوب انہیں ماہ طیبہ کی دید

نگاہِ علی و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے!
ملی ان کو عرفانِ حق کی نوید!

یہ فیضان تھا ان کی نگہِ کرم کا
کہ خوش بخت دیکھے کئی تا سعید

غمِ فرقتِ شیخ والا حشم میں
ہے مغموم و اندوہ گیں ہر مرید

سنِ وصل ان کا فدا قدسیوں نے
کہا نُورِ درگاہِ خواجہ فرید
۱۳ ۹۵ھ

حضرت فرید العصر قدس سرہٗ کی متعدد سوانح حیات زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں

Marfat.com

حافظ قاری حضرت سیّد بشیر حسین شاہ قدس سرہٗ

نبیرۂ حقیقی امیرِ ملّت حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی: ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء بروز پنج شنبہ

وُہ سیّد بشیرِ حسین آج آہ! ہُوئے اہل دُنیا سے مستُور واللہ
نبیرہ تھے پیرِ جماعت علی کے وُہ مغفور و مرحُوم و مبرُور واللہ
گُلِ تر گلستانِ سادات کے وہ ریاضِ جناں میں ہیں مسرور واللہ
جُدا ہو گئے ناگہاں وہ جو ہم سے تھا اللہ کو یہ ہی منظُور واللہ
غمِ سیّدِ والا جاہی میں بیشک ہے چرخِ ستم گر بھی رنجُور واللہ
سراپائے علم و عمل، شیخ ذی شان مئے عشق و عرفاں سے مخمُور واللہ
تجلّائے عشقِ محمّد سے اُنکی لحد ہو گی نُورٌ علیٰ نُور واللہ

فدا مجھ سے ہاتف نے بے رُوئے برزخ
کہا سالِ ترحیل مغفور واللہ

۲ - = ۱۳۹۶ھ

ادیبِ شہیر احمد بشیر راہی بتلمذ صاحبِ "معدن التواریخ"

المتوفی: ۱۸ ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ ۱۱ نومبر ۱۹۷۶ء بروز پنج شنبہ

اُٹھا جہانِ علم و ادب سے وُہ ذی شعُور
اربابِ فکر و فن ہُوئے مغمُوم بے پناہ

لبّیک کہہ کے ہو گیا حاضر حضُورِ یزداں
ہنگامِ نزع اس کی زباں پر تھا لَااِلٰہ

احباب و اقربا میں تھا ہر دل عزیز بیشک
بخشی تھی حق تعالیٰ نے مخصُوص عزّ و جاہ

اَعدائے دینِ حق سے عداوت رہی اُسے
بدطینتوں سے اُس نے رکھّی نہ رسم و راہ

عشقِ نبیِ پاک تھا اُس کی غذائے رُوح
ناموسِ شرع و دیں کا فدائی خُدا گواہ

خُوش خلق و خُوش خصال تھا خُوش فکر و باکمال
دارالسّلام یارب اس کی ہو خوابگاہ

ہاتف فدا سے کہہ گیا اُس کا سنِ وفات
احمد بشیر راہی والا صفات آہ!

۱۳ ھ ۹۶

الحاج میاں محمد بخش چشتی فریدی امرتسری علیہ الرحمۃ

مُرید باصفا بلبلِ بُستانِ رسالت حضرت شاہ خواجہ محمد یار فریدی قدس سرہٗ

وصال ، ۲۳ مارچ ۱۹۷۸ء

مرقد :- بجوارِ حضرت غازی علم الدین شہید نور اللہ مرقدہٗ

ہُوا آج رُخصت ہے دُنیا سے کون ؟ | بنا غم کدہ کیوں ہے بزمِ طرب ؟
فضا آج کیسی ہے مغموم سی ؟ | بپا آہ کیسا ہے شور و شغب ؟
خبر اس تحیّر کی ہے دے گیا | مجھے فکرِ موسیٰ[۱] کا درد و کرب
کہاں چل بسا ہے وہ صُوفی مَنش | جو تھا اک فقیرِ سراپا ادب
وُہ پابندِ صوم و صلوٰۃ و سلام | تھا والا حَسب اور عالی نَسب
رہی جس کے قلب و نظر میں سدا | درخشندہ تنویرِ ماہِ عرب صلی اللہ علیہ وسلم
غُلامِ درِ شاہِ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ | سراپائے اَلْاَمْرُ فَوقُ الْاَدَب
دُعا ہے مری اُس کے حق میں مدام | بلُطفِ محمّد اُسے بخش یا رَبّ !

سنِ مرگ پہ اس کے یکسر فدا
ندا عرش سے آئی منظورِ ربّ

۱۳ ھ ۹۸

---

[۱] حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے محبّ خاص تھے ۔

مفتیٔ اعظم پاکستان شیخ الحدیث

حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری امیر حزب الاحناف لاہور قدس سرہٗ

وصال، ۲۰ شوال المکرم ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۴ ستمبر ۱۹۷۸ عیسوی

مزار، دراحاطہ دارالعلوم حزب الاحناف، لاہور

جانبِ خلدِ بریں رُخصت ہوئے — مُفتیٔ اعظم فقیہِ ذی وقار
داغ ہائے دردِ فرقت دے کے وہ — کر گئے ہر انس و جاں کا دل فگار!
سُونی ہے اب مسندِ فقہ و حدیث — اُٹھ گئے اقدارِ عالی کے نقیب و پاسدار
اُن کے فیضانِ کرم سے آج بھی — عظمتِ دینِ مُبیں ہے برقرار
عابد و زاہد تھے شب بیدار بھی — اور نکاتِ شرع و دیں کے رازدار
وہ ستونِ علم و حکمت جس سے کہ — کوشکِ دینِ متیں ہے استوار

اے فدا کہہ مصرعِ تاریخ سال
شمعِ رُشد و ہدیٰ، حکمت شعار

۷۸ ۶ ۱۹

آپ کی سوانح بنام "سیدی ابوالبرکات" از سید علامہ محمود احمد رضوی طبع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

اشرفُ المشائخ حضرت الحاج پیر غلام قادر اشرفی چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

لالہ موسیٰ ضلع گجرات

المتوفی ۲ شوال المکرم ۱۳۹۹ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۹ء

لبیک کہہ کے حضرت رخصت ہوئے جہاں سے
جب داعیٔ اجل نے پیغامِ حق سنایا!

مغموم اس پہ بیشک سب اہلِ دل ہیں لیکن
ہے موت ہر بشر کی تقدیر کا تقاضا

شاہِ علی حسین[1] کے الحق تھے آپ نائب
مشتاق حسن احمد غوث الوریٰ کے شیدا

محبوبِ کبریا کی ان پر تھی خاص رحمت
دل ہیں فرزاں اُن کے جلوہ ضیائے[2] دیں کا

واعظ تھے اور خطیب بھی عالم بھی مردِ حق بھی
مہر و وفا کا پیکر، خُلق و اَدب سراپا

ہاتف زروئے ابجد گویا ہوا ندا سے
حاجی غلام قادر، سالِ وصال ان کا

۱+ = ۱۳۹۹ھ

---

[1] حضرت شیخ المشائخ شاہ محمد علی حسین کچھوچھوی سجادہ نشین کچھوچھہ شریف رحمۃ اللہ علیہ۔

[2] شیخ العرب والعجم حضرت شاہ ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ۔

نوٹ:۔ آپ کا مزار شریف جی۔ ٹی روڈ (لالہ موسیٰ) پر واقع ہے۔

Marfat.com

حکیم عبدالواحد چشتی امرتسری مرحوم ومغفور

بانیِ چشتی دواخانہ ، لاہور

متوفّی :- ۱۵ ر شوال المکرم ۱۳۹۹ھ سنہ مطابق ۸ ستمبر ۱۹۷۹ء سنہ بروز ہفتہ

مدفون :- گورستان حضرت میاں میر قدس سرہٗ لاہور

ہُوئے جہاں سے حضرتِ چشتی ہیں رخصت ناگہاں
ہے گویا ان کو ہو گئی فردوس کی نعمت حصُول!

وہ حق نژاد و عاشقِ حُسن و جمالِ مصطفےٰ
غلامِ اہلِ بیت تھے ، شیدائے حسنین و بتُول

کریں بیاں کیا ماجد و باسط کا ہم دردِ نہاں
غمِ فراقِ والدِ مشفق پہ ہیں بے حد ملُول!

دُعا ہے ان کے حق میں حضرتِ مُوسٰی[1] کی یہ ہردم
لحد پہ ان کی تا ابد ہو رحمتِ حق کا نزول

ہے اُن کے سالِ مرگ پر ہمدم فِدا برمحل
سروشِ غیب کہہ گیا زہے غلامئِ رسُول

۱۳ ھ ۹۹

[1] الحاج حکیم محمد موسٰی صاحب امرتسری خلف الصدق فخر الاطبا حکیم فقیر محمد چشتی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ! آپ — فخر الاطبا حکیم فقیر محمد چشتی نظامی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ خاص میں سے تھے اور بیعت کا شرف میاں فرید العصر حضرت میاں علی محمد چشتی نظامی فخری رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے۔ آپ کے فرزند حکیم عبدالباسط چشتی اپنے والد کے مشن کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

سیّدہ مہتاب بی بی والدہ ماجدہ سیّد نور محمدؒ قادری صاحب ضلع گجرات

رحلت ۲۰ ذی قعدہ سنہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۸۰ عیسوی

سیّدہ مہتاب بی بی چل بسیں دُنیا سے آہ!
غم زدہ ہے غم میں اُن کے ہر دلِ درد آشنا

اُن کی مرگِ ناگہاں پر اہلِ خانہ مضطرب
آن واحد میں ہوئے اندوہگیں سب اقربا

صالحہ و نیک سیرت، پاک باطن، ذی شعور!
سادہ دل سادہ طبیعت، پیکرِ شرم و حیا

لائقِ تقلید تھا ان کا ہر اک فکر و عمل
تھیں وُہ پابندِ صلوٰۃ و صوم با صدق و صفا

دم بدم ہو لُطف ان پہ یا الٰہ العالمیں!
اور فروزاں قبر میں نُورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کُ مصطفےٰ

تخرجہ اعداد ابجد کا کیا تو اے فدا
سیّدہ مغفورہ برآمد سنِ رحلت ہوا

۱۰۰ = ۴۰۰ ۱۴ ہجری

مرحومہ و مغفورہ کی آخری آرام گاہ چک نمبر ۱۵ شمالی ڈاکخانہ چک نمبرہ (گجرات) میں ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر سیّد احسن حسین شاہ زیب سجادہ علی پور شریف

نبیرۂ حقیقی حضرت امیر ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

المتوفّٰی ۲۵ ذی قعدہ سنہ ۱۴۰۰ھ مطابق ۶ نومبر سنہ ۱۹۸۰ء بروز دوشنبہ

بھری بزم کو الوداع کہہ گئے
وہ مُرشد وہ ہادی، وہ رہبر عتیق

ہے مغموم ان کا ہر اک معتقد
ہوئے بحرِ اُلفت میں مُرشد غریق

وہ رُشد و ہدایت کے مسند نشیں
وہ مونس وہ محسن وہ مشفق رفیق

طریقت حقیقت کے غوّاص تھے
تصوّف شناسا تھی نگہِ عمیق!

ندا قدسیوں نے کہا برمحل
ہُوا سالِ رحلت ہے شیخِ شفیق

۱۴۰۰ھ

Marfat.com

حضرت خواجہ حافظ غلام نازک چشتی نظامی فریدی رحمۃ اللہ علیہ

خلف الصدق بلبلِ بستانِ رسالت حضرت شاہ خواجہ محمدؐ یار فریدی قدس سرہٗ

گوڑھی اختیار خان ضلع رحیم یار خان

المتوفی: ۲۴ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۸۰ء بروز چہار شنبہ

ہوئے واصل بحق ہیں حضرتِ شمس المشائخ کیا
کہ چھائی حسرت و غم کی جہاں پر اک کدورت ہے

فضا باغِ جہاں کی آج ہے کچھ سہمی سہمی سی
بپا گویا قیامت سے بھی پہلے اک قیامت ہے

نبی محتشم کا ہے غلام اس میں جو آسودہ
جبھی تو بقعۂ انوار ایزدان کی تربت ہے

وصالِ عالمِ دیں پر فدا کو یہ ہوا القاء
غروبِ ماہِ عالم آہ بے شک سالِ رحلت ہے

۱۴۰۱ھ

حضرت الحاج حافظ مظہر الدین مظہر چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۷ رجب المرجب سنہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۲ مئی سنہ ۱۹۸۱ عیسوی

مزار:- بمقام چھتر، مری روڈ، ضلع راولپنڈی۔

ہوئے رخصت جہاں سے مظہر دیں
وہ مردِ باخدا و با محمدؐ

قضا نے آلیا ناگاہ ان کو
ہوئی آزاد ہے رُوحِ مقید

ہوئے علم و حکم ہیں اس پہ محزوں
جہانِ فکر و فن مغموم بے حد

تڑپ عشقِ نبی کی دل میں روشن
زباں پر دم بدم تھا نامِ احمد

درخشاں خامۂ رنگیں سے ان کے
جمالِ روئے زیبائے محمدؐ

بفیضِ سید صلی اللہ علیہ وسلم کونین دائم!
فروزاں ہی رہے گا ان کا مرقد

سنِ وصل اُن کا ہاتف نے فدا سے
کہا نامی ثنا خوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۰۱ ہجری

آپ امام المناظرین صوفی باصفا حضرت قبلہ نواب الدین رامداسی علیہ الرحمۃ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ کی بلند پایہ نعتوں کے متعدد مجموعے چھپ چکے ہیں۔

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت علامہ حافظ خواجہ محمد قمر الدین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشین سیال شریف

وصال:- ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۸۱ء

(۱)

رواں بسوئے جناں خواجہ قمر ہیں آج
تھے چرخ شرعِ نبی کے جو بالیقیں شہباز
سنِ وصال فدا اُن کا مجھ سے ہاتف نے
کہا کہ آہ حبیبِ زمن، غریب نواز
۱۴۰۱ھ

(۲)

عطا خواجگی تھی جنہیں حق سے الحق
گئے بزمِ دُنیا سے وُہ دیں پناہ
فدا مصرعِ سالِ رحلت کہو
شہِ اولیاء شیخِ اسلام آہ
۱۴۰۱ھ

(۳)

نہ مغموم ہو آج کیوں اِک جہاں
گئے دہرِ فانی سے خواجہ قمر رحمۃ اللہ علیہ
وُہ شیخِ طریقت، شریعت مجسّم
سراپائے فقر و غنا را اکبر
وہ خواجہ قمر، ماہتابِ عُلُوم
تھے اِک صاحبِ حال، اہلِ نظر
شناسائے سرِّ خفی و جلی
وہ دانائے رازِ قضا و قدر

سنِ وصل اُن کا فدا قدسیوں نے
کہا مجھ سے ناگاہ ذی شاں قمر
۱۴۰۱ھ

Marfat.com

شیخ الاسلام قطبِ مدینہ حضرت شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ مجاز امامِ اہلِ سُنت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

وصال ، ۴، ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۲، اکتوبر ۱۹۸۱ء عیسوی،

آرامگاہ ابدی : جنت البقیع شریف (مدینہ منورہ)

ضیا دین وملت کی پھیلا کے وہ
اُٹھے بزمِ دنیا سے بے قیل وقال
شریعت، طریقت کے شیخِ جلیل!
وہ تھے صاحبِ علم و فضل وکمال

ودیعت تھا حق سے اُنہیں سوزِ عشق
وہ رکھتے تھے سینے میں رُوحِ بلال
مُطیعِ خُدا تابعِ شاہِ دیں!
وہ تھے ایک شخصیتِ بے مثال

تھے علامۂ دھر روشن ضمیر
سراپائے عزم وعمل باکمال
تصوّر میں اُن کے چمکتا رہا!
نبیٔ مکرم کا حُسن و جمال

نگوں سر ہوئے دیں کے اعدا تمام
تھی شمشیرِ حق اُن کا جاہ و جلال
ندا عرش سے آئی مجھ کو فدا یہ
کہو "رخصتِ قطب" تاریخ سال

۱۴۰۱ھ

نوٹ : حضرت قطبِ مدینہ علیہ الرحمۃ کے حالات وکمالاتِ عالیہ جاننے کے لیے کتاب "انوار قطب مدینہ" شائع کردہ مرکزی مجلس رضا، لاہور ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

مفتی اعظم ہند مولانا مُصطفےٰ رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ

خلف الرشید اعلیٰحضرت احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۴ ارمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۲ ار نومبر ۱۹۸۱ء عیسوی

جنابِ مُصطفےٰ ابن شہِ احمد رضا سا بھی
نہ ہوگا صاحبِ دل اور حقیقت آشنا کوئی

کہا لبیک، رُخصت ہو گئے اس دہرِ فانی سے
دوامِ زیست کا مژدہ لیے جو آگیا کوئی

جہانِ علم و حکمت پر ہیں چھائی ظلمتیں غم کی
دریغا! بزمِ عالم سے ہے ضیغم اُٹھ گیا کوئی

اجل کی وادیٔ پُرخار سے سب کو گزرنا ہے
بجز اس کے نہیں مُلکِ بقا کا راستہ کوئی

یقیں واثق ہے مجھ کو شافعِ محشر کی رحمت سے
ہُوا جنت میں داخل پڑھ کے ہے صلِّ علیٰ کوئی

سنِ رحلت پہ اُن کے برمحل افلاک سے آ کر
ندا سے کہہ گیا ہے "لمعۂ نورِ رضا" کوئی

۱۴۰۲ھ

Marfat.com

حضرت صاحبزادہ محبوب عالم قدس سرہٗ سجادہ نشین دربار عالیہ راوان شریف ضلع گجرات

وصال ۲۰ صفر المظفر ۱۴۰۳ھ مطابق ۷ دسمبر ۱۹۸۲ء عیسوی بروز منگل

بزمِ عالم سے حضرتِ محبوب — آج رخصت ہیں ہو گئے ناگاہ
آج واصل بحق ہوئے ہیں وہ — تھے جو سرِ حیات سے آگاہ
زہد و تقویٰ و حلم سر تا پا — مردِ صالح و ہادیٔ ذی جاہ
جاتے جاتے دکھا گئے وہ ہمیں — منزلِ زیست کا نشانِ راہ
محو عشقِ نبیؐ ہیں وہ ہر دم — شغل اُن کا رہا یہ شام و پگاہ
شاہِ محمود فقر کے سلطاں — شیخ و ہادی تھے آپ کے واللہ

سالِ رحلت فدائے زار ان کا
کہیئے "داغِ مکرمِ زماں" آہ،
۱۴۰۳ھ

آپ قطب العارفین حضرت قاضی سلطان محمود صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کے برادر زادے اور خلیفہ مجاز تھے۔ مزار شریف گجرات شہر میں ہے۔ محترم المقام سید نور محمد قادری صاحب مدظلہ، حضرت قاضی محبوب عالم صاحبؒ کے محبوب مریدوں میں سے ہیں۔

Marfat.com

الحاج ملک غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

والدِ محترم الحاج ملک محمد اسلم پروپرائٹر کارل کیمیکل ورکس (رجسٹرڈ) وصدر اصلاحی کمیٹی محمد نگر لاہور

رحلت ۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۲ مئی ۱۹۸۳ء

مرے محترم فردِ ذی شاں ملک
گئے آج ہیں سُوئے دارِ بقا

وہ جاں دے کے اپنی ہُوئے بامراد
غلام اپنے آقا سے ہے جا مِلا

محبّ وطن تھے وہ ہمدردِ قوم!
اُنہیں معرفت کا تھا وِجداں عطا

بشارت اُنہیں مغفرت کی مِلی!
کہ توشہ بنی اولیاء کی ولا

بفیضِ نبیِؐ رؤف و رحیم
ریاضِ جناں اُن کا مسکن ہُوا

دُعا حق سے ہے ان کے حق میں مری
فروزاں ہو مرقد میں نورِ خدا

سِنِ مرگ ان کا فدا برمحل
غلامِ رسُولِ اللہ ہو گیا

۱۴۰۳ھ

الحاج علامہ سیّد شریف احمد شرافت قادری نوشاھی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخِ وفات: ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ مطابق ۴ جولائی ۱۹۸۳ء بروز دوشنبہ

مزار، ساہن پال شریف ضلع گجرات

اٹھ گیا بزم جہاں سے آج ہے وہ مردِ حق
تھا فروزاں جس کے دل میں جلوۂ نورِ اُتم

داغہائے دردِ فرقت دے کے ہم کو آج آہ
ہو گیا ہے ناگہاں وہ راہئی مُلکِ عدم

اس کی رحلت پر اجل بھی آج ہے تھرا گئی
ہر دلِ درد آشنا پھر ہو نہ کیوں وقفِ الم

صاحبِ ادراک تھا وہ پیکرِ فکر و شعور
منبعِ بحرِ معانی، مخزنِ علم و حِکَم

اس کے اخلاص و وفا کا معترف ہے ہر کوئی
عمر بھر اونچا رہا جس کی شرافت کا عَلَم

عاشقِ صادق تھا وہ اس احمدِ بے میم کا
نور سے جس کے ہوئے آراستہ لوح و قلم

پیرِ پیراں شاہِ جیلاں غوثِ اعظم کے طفیل
حضرتِ نوشہ کی اس پر خاص تھی نگہِ کرم

اس کے سالِ وصل پر ہاتفِ فدا سے کہہ گیا
عابدِ مغفور و داغِ اہلِ بینش کر رقم

۱۴۰۳ھ ۱۴۰۳ھ

Marfat.com

خطیبِ پاکستان حضرت مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہٗ

رحلت:۔ ۲۱ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء

مرقد:۔ احاطہ جامع مسجد گلزارِ حبیب سولجر بازار گلستانِ اوکاڑوی کراچی،

ہائے دریغا خطیبِ اسلام

۱۹   ع   ۸۴

اے مبلّغ! اے نقیبِ دیں! خطیبِ بے بدل!
مفتخر تجھ پر نہوں کیوں اہلِ دیں بے قیل و قال

تابعِ فرمانِ حق تھا اور مطیعِ شرعِ دیں
قاطعِ باطل رہا تیرا سدا فضل وکمال

لرزہ براندام تھا تجھ سے ہر اک باطل پرست
اے کہ تیری ہر رگ و پے میں تھا جذبِ لازوال

ہو شفیعِ حق نوا پر نگہِ فیضان و کرم
یا شفیع المذنبیں! محبوبِ ربِّ ذوالجلال

دادِ سے لکھ اے فدا تو اُن کا سالِ الوداع
"خادمِ ختمِ رُسل" فرما گئی رُوحِ بلال

+ ۹ = ۱۹۸۴ء

حافظ صاحب پر ایک ضخیم کتاب بنام "خطیب پاکستان معاصرین کی نظر میں" مرتبہ کوکب نورانی اوکاڑوی، زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

حضرت سائیں محمدؐ صادق نقشبندی علیہ الرحمۃ

رحلت :- ۱۰ ر رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۰ ر جون ۱۹۸۴ء بروز اتوار

آخری آرامگاہ :- برلبِ نہر مغلپورہ لاہور

سرمست جام بادہ عرفاں تھے لاکلام
رخصت ہوئے بجانب خلدِ بریں ہیں جو

"مستِ الست" و والۂ خیر البشر بزرگ
فیضانِ غوثِ پاک ودیعت تھا آپ کو

خلقِ خدا تھی ان کی دعاؤں سے مستفیض
ہر اک کے تھے وُہ مُونس و غم خوار دوستو!

مرقد بھی ان کا مرجعِ مخلوق بن گیا
شیدائے مصطفےٰ کی ہے کیا شان دیکھ لو!

سال وصالِ حضرتِ صادق پہ اے فدا
مجذُوب نقشبند محبّ زمن کہو
۴ ۱۴۰۰ھ

نوٹ :- حضرت سائیں صاحب علیہ الرحمۃ کی مفصل سوانح حیات مؤلفہ جناب میاں محمد دین کلیم مؤرخ لاہور طبع ہو چکی ہے۔

حضرت ڈاکٹر محمد ابوالفضل فاروقی قدس سرہٗ خلف الرشید

حضرت علامہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی سجادہ نشین خانقاہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلی (بھارت)

مُتوفّی :- ۷ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۸۴ء ۷ بجے صبح

مدفون :- خانقاہ شریف حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ دہلی (بھارت)

نورِ عینِ الف ثانی اُٹھ گئے دُنیا سے آہ! نوحہ افگن ہو نہ کیوں ہر بندۂ صدق وصفا

عابد و زاہد تھے وُہ اک حامیٔ دینِ متیں تابعِ حکمِ الٰہ و خواجۂ ھر دوسرا

زہد و تقویٰ میں تھی گذری زندگی اُنکی تمام تھا فروزاں اُنکے دل میں جلوۂ نورِ ہُدیٰ

بادۂ حق وصداقت سے رہے سرشار وُہ پیکرِ صبر و رضا تھے صاحبِ فقر و غنا

آج ہاتف نے فدا ابوالفضل کا سالِ وصال

وائے داغِ قلب و جگر زید برجستہ کہا

۱۴۰۴ھ

Marfat.com

الحاج حضرت ناسخ سیفی

بانی و مدیر مسئول روزنامہ سعادت فیصل آباد

یہ صبح، صبحِ قیامت ہے بن گئی لوگو!
کہاں سے پھونکا گیا آج صُورِ اسرافیل

فراقِ حضرتِ سیفی سہانہ جائے گا!
بہار طبعِ خزاں میں جو ہوگئی تبدیل

تھے اک مجاہد ذی شاں وہ پاسبانِ وطن
ہراک ادا میں تھی اُن کی رضائے ربِّ جلیل

وُہ اک مُبلّغِ دیں تھے وہ جانِ صدق ویقیں
زباں پہ جن کی تھا اکثر نبی کا ذِکرِ جمیل

جوارِ رحمتِ باری میں وہ رہیں گے سدا!
ملا ہے فیضِ نبی سے انہیں یہ اجرِ جزیل

پُکارا ہاتفِ غیبی فدائے زار سے یُوں
کہ آہ رحلتِ مخلص کہو سنِ ترحیل

۱۴۰۴ ہجری

Marfat.com

مناظرِ اسلام حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

المتوفّٰی :- ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۸۵ء بروز شنبہ

دینِ متیں کے حامی ، عالم تھے باعمل جو ، — رخصت ہوئے بسوئے جنت وہ ہیں بحکمِ یزداں
ہجرِ نبی کی ان کے دل میں تھی بیقراری — رُوحِ رواں تھا جن کا عشقِ شہِ رسولاں
باطل کے قصر و ایواں مسمار کر رہے تھے — تبلیغ سے ہے اُنکی بیدار رُوحِ انساں
اغیار بھی ہیں ان کی عظمت کے معترف سب — قائل ہے انکا بے شک ہر اہلِ دین و ایماں
وقتِ نزع بھی ان کے لب پر تھا یا محمّد — شاداب کر گئے وہ ملّت کا ہر خیاباں

رحلت پہ اُن کی یکسر واحسرتا فدا کو
آئی ندا لئے ہاتف ”مستورِ مہرِ تاباں“

۱۴۰۵ھ

Marfat.com

اُستاذ العلما سیّد محمّد جلال الدّین شاہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفۂ مجاز محدّثِ اعظم پاکستان

رحلت :- ۷ ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۸۵ء بروز چہار شنبہ

مدفون :- بھکّی شریف (ضلع گجرات)

رخصت بسُوئے خلد ہُوئے حضرتِ جلال
کر کے مئے حقیقت و عرفاں کا جام نوش!

علم و عمل کا پیکرِ بے مثل و بے عدیل
تھا مردِ حق نژاد و حق آگاہ و حق نیوش

شرعِ نبی کے حامی و قاطعِ کُفر و شرک
تھے اک نقیبِ دیں وہ سراپائے ہوش و گوش

فقہ و حدیث میں اُنہیں حاصل رہا کمال
ٹھہرا نہ ان کے سامنے کوئی بھی دیں فروش

ان کے سنِ وصال پہ برجستہ اے فدا
داغِ فراقِ اُذخُذ فرما گیا سروش!

۱۴۰۵ھ

Marfat.com

غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی قدس سرّہٗ

رحلت، ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ مطابق ۴ جون ۱۹۸۶ عیسوی

مزار شریف، شاہی عیدگاہ، ملتان،

کس نے جانا ؟ کون تھا، کیا تھا وہ مردِ حق نیوش
کیا سمجھ پائے گا کوئی حال و قالِ کاظمی

ان کے اُٹھ جانے سے علم و فضل ہیں وقفِ فغاں
اب کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں مثالِ کاظمی

عاملِ قرآں تھے وہ اور عالمِ فقہ و حدیث!
مشعلِ راہِ ہُدیٰ فضل و کمالِ کاظمی

قدسیانِ حق بھی حاضر تھے بہنگامِ نزع
اللہ اللہ کیا ہوا روشن مآلِ کاظمی

آپ تھے مہر و مؤدت کا سراپائے حسیں
پیکرِ اخلاص و خلق و صدق آلِ کاظمی

اے فدا ہاتف نے مجھ سے کہہ دیا بے ساختہ
تُربتِ شاہ زماں سالِ وصالِ کاظمی
۱۴۰۶ھ

آپ کا مزار قدس مرجع خلائق ہے اور آپ کی متعدد سوانح طبع ہو چکی ہیں۔

Marfat.com

سیّد بشیر حسین گیلانی (بشیر بندی) ابن الرشید سیّد میاں مبارک علی شاہ گیلانی علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین آستانۂ عالیہ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی قدس سرہٗ

متوفّی :۔ ۷ر شوال ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۵ر جون ۱۹۸۶ء عیسوی ،

مدفون :۔ دراقدام حضرت طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ

نورِ عینِ غوثِ اعظم چل بسا دُنیا سے آہ!
یعنی وہ ذی مرتبت سیّد بشیرِ با خُدا

پیرِ پیراں کا سدا جن پر رہا لطف و کرم
اور جن کے دل میں تھا عشقِ حبیب کبریا

شیخِ طاہر بندگی کے نائب و مسند نشیں
تھے جہانِ فقر میں جو افتخارِ اولیا

تا اَبد اُن پر بہ لُطفِ خالقِ اکبر رہے
سایۂ خیر البشر، خیر الامم، خیر الوریٰ

ان کے سالِ وصل برجستہ مجھ سے اے فدا
بولا رضواں داخلِ خلد آج گیلانی ہوا

۱۴۰۶ھ

Marfat.com

حضرت دیوان غلام قطب الدین علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر قدس سرہٗ

ارتحال :- ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹ اگست ۱۹۸۶ء

مدفن :- در گنبد حضرت موج دریا رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف حضرت گنج شکر قدس سرہٗ پاکپتن شریف

دے کے داغِ دردِ فرقت ہر دلِ رنجور کو
چل دیئے سوئے جناں ہیں حضرتِ والا حشم

مضطرب ہے آپ کے غم میں ہر اک اہلِ نظر
اور ہر پیر و جواں پہ گر پڑا کوہِ الم

تھے مئے عشقِ رسول اللہ سے سرشار وہ!
قلب میں انکے نہاں تھا جلوۂ نورِ اتم

رہبرِ راہِ طریقت ہادیٔ دینِ مبیں!
دے گئے ہر معتقد کو ہیں وہ دردو رنج و غم

صاحبِ فقر و غنا تھے وہ نقیبِ شرع و دیں
حضرتِ گنج شکر کی اُن پہ تھی نگہ کرم

رحلتِ دیوانِ والا شاں پہ مجھ سے اے فدا
کہہ گیا ہاتف "غلامِ قطبِ دیں زیبِ ارم"

۱۴۰۶ھ

آپ حضرت خواجہ گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے چھبیسویں سجادہ نشین تھے۔

Marfat.com

امام الخطاطین حافظ محمد یوسف سدیدی رحمۃ اللہ علیہ

مرید باصفا حضرت حافظ علامہ خواجہ پیر سدید الدین چشتی معظم آبادی قدس سرہٗ

المتوفی ۶ محرم الحرام ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء عیسوی بروز ہفتہ

آخری آرام گاہ، گورستان دھوپ سٹری ساندہ لاہو

وہ اُستادِ زماں، خطاطِ دوراں، حافظِ قرآں
ہُوا ہے ناگہاں ہم سے جُدا ہوئے کے رنج و غم

وہ تھا اک عابد و زاہد، وہ مردِ با خُدا صالح
جو ہر فردِ بشر کا تھا محبّ و مونس و ہمدم

ضیا لوح و قلم کی جائۂ رنگیں میں ہے اس کے
ملا عشقِ محمدؐ سے اُسے یہ رتبۂ اعظم

بلائیں اس کی لیتے مانی و بہزاد بھی واللہ
ہوئی موئے قلم پر جس کے قرباں نزہتِ شبنم

فدا مجھ سے سروشِ غیب نے یہ کہہ دیا اُس کا
سنِ رحلت "امامِ خوش نویساں صاحبِ عالم"

۱۴۰۷ ہجری

Marfat.com

شمس الاطباء حکیم محمد حسین بدر چشتی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ چشتیہ ڈیرہ نواب صاحب بہاولپور

المتوفی ۳ صفر المظفر ۱۴۰۷ھ ہجری مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۸۶ء عیسوی بروز چہار شنبہ

جنابِ حضرت چشتی بسوئے خلد گئے
وہ آج اپنے اقارب سے ہوگئے ہیں جدا

تھے ایک فردِ ہمہ گیر وہ فہیم و فطین
دوامِ زیست کا اُن کو ہے مل گیا مژدہ

تھے ایسے مردِ حق آگاہ وہ کہ جنہیں
نشانِ منزلِ ہستی کا ہو گیا اِلقا

تھے جامِ بادۂ عشقِ نبی سے وہ سرشار
تھا اُن کی ہر رگِ جاں میں حضور کا جلوہ

تھے ایک صاحبِ عرفاں وہ شمعِ علم و عمل
فرازِ حکمت و دانائے رازِ سربستہ

جنابِ بدر کا ہم نے سنِ وصال فدا
کہا ہے خواجۂ چشتی کا چاند برجستہ

۱۴۰۷ھ

Marfat.com

مبلّغِ اسلام، مجاہدِ تحریکِ پاکستان، بانیٔ مُسلم مسجد

مولانا محمّد بخش مُسلم بی اے نوّر اللّٰہ مرقدہٗ

ولادت، ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۸۸۶ء

وصال، ۱۸ جمادی الآخر ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء

مدفون زیرِ مسلم مسجد لاہور۔

پیرِ صد سالہ محمّد بخش آہ! دہرِ فانی سے گئے وہ بے گماں
کامرانی سے ہُوئے وہ ہمکنار مل گئی اُن کو حیاتِ جاوداں
قاطعِ الحاد و کفر و شرک تھے مسلکِ سُنّت کے وہ رُوحِ رواں
سر میں تھا سودائے عشقِ مصطفےٰ! دردِ ملّت کی تڑپ دل میں نہاں
صاحبِ علم و عمل، واعظ، خطیب عظمتِ دینِ متیں کے پاسباں
اہلِ دل، اہلِ نظر، جانِ شعور علم و حکمت کا وہ بحرِ بیکراں

کہہ رقم اُن کا سنِ رحلت فدا
قلزمِ دیں مُسلمِ خلد آشیاں
۱۴۰۷ھ

حضرتِ مسلم صاحب پر مولانا رانا محمد ارشد نے ایک کتابچہ لکھ کر خوب کام کیا ہے۔

صاحبزادہ حضرت پیر رؤف احمد شاہ نوشاہی قادری نوری رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی :- ۲۷ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ مطابق مارچ ۱۹۸۷ء بروز جمعۃ المبارک

المدفون :- دراحاطہ درگاہ شریف حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ

رخصت ہوئے جہاں سے نوشاہِ ذی جاہ آہ!
ہو نہ کیوں ہر اہلِ دل پر حملۂ غم پے بہ پے

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہے فرمانِ حق
نیست و نابود ہوگی دہر کی ہر ایک شَے

فکرِ سالِ وصل میں غلطاں ہوئے جو ہم فدا
سبطِ نوشہ گنج بخش آئی ندائے غیب ہے

۱۴۰۷ ہجری

آپ حضرت نوشہ پاک کی اولادِ امجاد میں سے تھے اور حضرت قبلہ سید محمد معصوم شاہ قادری نوشاہی علیہ الرحمۃ سجادہ نشین چک سادہ شریف گجرات و بانی نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور کے مرید و خلیفہ تھے ۔

محترمہ خالدہ خانم رفیقۂ حیات صاحبِ "معدن التوارخ"

وفات، ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۹۸۷ عیسوی لاہور،

آخری آرام گاہ، بہ قربِ جوار حضرت غازی علم الدین شہید نور اللہ مرقدہٗ

آن واحد میں ہُوا تاراج باغِ زندگی
ہو گئی نذرِ خزاں یُوں سر بسر فصلِ بہار

کیا دیا اس نے ہمیں آخر وفاؤں کا صلہ
بے وفائی کر گئی ہے زندگیٔ مستعار

پیش آتا ہے یہاں ہر دم لکھا تقدیر کا
امرِ لاحق پر کسی کو کب ہے جبر و اختیار

حکمِ حاکم پر سرِ تسلیم ہے خم اس لیے
کر جو دی اُس نے متاعِ زندگانی واگزار

کہہ رہا اس کو شہیدِ باوفا ہے اک جہاں
کر دیا جس کو "سگوں" نے موت سے ہے ہمکنار

کر گیا بیگانۂ منزل رفیقِ رہ ہمیں
اور پھر قطعِ تعلق سے ہیں ہم زار و نزار!

حضرتِ غوثِ معظّم کی تھی وہ ادنیٰ کنیز
اور حبیبِ خالقِ یکتا پہ سو جاں سے نثار

ہے دعا میری حضورِ حق میں باصدق و صفا
تا ابد اُس کی لحد پر فضلِ ربّ ہو نور بار

اے فدا ہاتف نے مجھ سے برمحل بے ساختہ
سالِ رحلت کہہ دیا مقبولِ حق عفت شعار

۱۴۰۷ ہجری

Marfat.com

میاں اخلاق احمد ایم۔ اے مصنّف کتبِ کثیرہ

مُتوفّی، ۱۶ ربیع الاوّل ۱۴۰۸ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۸۷ عیسوی،

مدفون: بجوارہ حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ لاہور،

گرامی قدر میاں اخلاق

۱۴۰۸ ہجری

چرخِ کہن بھی آہ جو غمگیں ہے بے طرح
خاموش آج کس کی ہوا زندگی کا ساز

بیگانۂ وفا اسے کیوں نہ سبھی کہیں
ہر آن زندگی کی اَجَل سے ہے ساز باز

دارِ فنا سے آج وہ ناگاہ چل بسے
دُنیا میں ذی وقار تھے عقبیٰ میں سرفراز

شام و سحر دُعا ہے ہماری حضورِ ربّ
عَفو و کرم سے ان کو نوازے وُہ بے نیاز

سالِ وفات از سرِ اتقا کہو فدا
جنّت مکین آج ہیں اخلاقِ پاکباز

+۱ = ۱۴۰۸ ہجری

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی تقدّس علی خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

رحلت :۔ ۳ر رجب المرجب ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۲ر فروری ۱۹۸۸ء

آخری آرام گاہ ، پیر جو گوٹھ (سندھ)

ہوئے دارِ فانی سے رخصت ہیں آہ!
تقدّس علی خاں مرے محترم!

جُدا ہو کے خویش و اقارب سے اپنے
ہوئے عازمِ سُوئے ملکِ عدم

اتالیقِ مرداں شہِ ذی وقار
تھے مفتی، محدّث وہ مشہورِ عالم

ہیں سب معترف اُن کے اربابِ دانش
ہوں اہلِ عرب یا کہ اہلِ عجم

کرم پیرِ پیراں کا ہے ہمدمو!
رہا اُن پہ تا زندگی دم بدم

دعا ہے سرِ حشر حامی ہوں اُنکے
شہِ انبیا، تاجدارِ حرم

سنِ وصل اُن کا قدا برمحل
"تقدس علی خُلد میں" کر رقم

۱۴۰۸ھ

محترم راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ

والدِ بزرگوار راجا رشید محمود صاحب مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور

المتوفی :۔ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۰۸ ہجری مطابق ۱۶ مئی ۱۹۸۸ء

المدفون، قبرستان گلشنِ راوی، لاہور

داغِ غمِ فراق ہمیں دے گئے ہیں جو
دراصل مل گئی ہے انہیں جاوداں کی راہ

رحلت پہ اُن کی ہر کوئی مغموم کیوں نہ ہو
تھی ہر کسی سے ان کی مودّت کی رسم و راہ

پابندِ شرع و دینِ نبی تھے وُہ باصفا
ہنگامِ نزع ان کی زباں پر تھا لا الٰہ

مغموم و مضمحل نہ ہوں راجا رشید کیوں؟
صدمہ پدر کی موت کا ہوتا ہے بے پناہ

سالِ وفات از سرِ حسرت فدا کہو
واصل بحق غلامِ محمد ہوا ہے آہ!

+ ۸ = ۱۴۰۸ ہجری

حق و باطل میں امتیاز کرنیوالی کتاب "امتیازِ حق" آپ کی تحقیق کا شاہکار ہے۔

Marfat.com

بدرالمشائخ حضرت فضل الرحمٰن فاروقی مجددی کابلی (شہید رحمۃ اللہ علیہ)

المتوفیٰ، ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ عیسوی

المدفون، بجوارِ حضرت شیخ محمد طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ، لاہور

ظہورِ الفِ ثانی، نقشِ فاروقِ معظم بھی
ہُوا وہ زندۂ جاوید جس کو زیست نے مارا

رسُولُ اللہ کا سو جاں سے تھا گرویدہ و مفتوں
جنابِ شیخ احمد کا وہ لختِ دل، جگر گوشہ

عُلومِ دینِ فطرت کے تھے وا ابواب سب اس پہ
تھا گنجِ علم و عرفاں کا وہ اک انمول سا ہیرا

تھا پابندِ صلوٰۃ و صوم بھی، شیخِ شریعت بھی
ہر اک پیرِ طریقت آج بھی ہے معترف اس کا

سنِ رحلت پہ اس کے یہ ندا آئی قدامجد کو
رقم کر "فضلِ رحمٰن ہادیِ اقلیم" برجستہ

۱۴۰۹ھ

Marfat.com

حضرت مولانا مفتی الحاج حافظ قاری علامہ عزیز احمد قادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی: یکم ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۸۹ء بروز پنج شنبہ

المدفون: احاطہ درگاہ حضرت جان محمد حضوری گڑھی شاہو لاہور

وہ محدث وہ مفسر وہ عزیزِ دیں پناہ
اُٹھ گیا دُنیا سے ہے اک آج مردِ باخدا

رہبرِ شرع و طریقت، صاحبِ فضل و کمال
مفتیِ دینِ متیں تھا وہ حقیقت آشنا!

اس کے اوصافِ حمیدہ کیا کرے کوئی بیان
تھا وہ اک مردِ مجاھد، متقی و بے ریا!

اے فدا اُس کے سنِ رحلت پہ مجھ کو دفعتاً
"وارثِ ایوانِ خُلد" افلاک سے آئی ندا
۱۴۰۹

نوٹ: حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی سوانح حیات ادارہ معارف نعمانیہ لاہور نے طبع کر دی ہوئی ہے۔

Marfat.com

مؤرخِ لاہور میاں محمدؐ دین کلیمؔ قادری مرحوم

رحلت، ۲۳ ربیع الاوّل سنہ ۱۴۱۰ھ بمطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۸۹ء بروز منگل

آخری آرام گاہ:- گورستان باجہ لائن علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

اُٹھ گئے دارِ فنا سے ہیں محمد دین آہ!
ان کو آخر مل گئی گویا حیاتِ سرمدی

تھے مؤرخ اور محقق، صاحبِ فکر و نظر!
وا ہوئے بے شک تھے اُن پر بابِ علم و آگہی

پیرِ پیراں اور اُمامِ انبیاء کے لُطف سے
ان کی تربت پر رہے یارب سدا رحمت تری

اے فدا ان کے سنِ رحلت پہ مجھ کو دفعتاً
غیب سے آئی ندا فخرِ دیارِ قادری

۱۴ ھ ۱۰

Marfat.com

محترمہ امیر النسا والدہ ماجدہ صاحب معدن التواریخ

متوفیہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ

بجوار حضرت پیر بودیاں والے علیہ الرحمۃ

وہ ذی جاہ مادر، وہ ظلِ الٰہ — رواں آج ہیں سوئے باغِ جناں
وہ پابندِ صوم و صلوٰۃ و سلام — وہ شب زندہ دار و تقدس نشاں

وہ غوثِ معظم کے در کی فقیر — وہ گرویدۂ سیدِ مرسلاں
تھا حاصل انہیں فیضِ سیدِ[1] رسول — رموزِ حقائق تھے جن پر عیاں

تھی "بی اماں[2] مالن" کی اُن پر نظر — عیاں جن پہ الحق تھے سرِّ نہاں
دعاؤں سے اُن کی ہیں مامون ہم — وگرنہ ہے چرخِ کہن بدگماں

بروزِ جزا تیری رحمت سے یارب! — وہ شافعِ محشر کی پائیں اماں
فدا مصرعِ سالِ رحلت کہو تم — امیر النسا، شمعِ نورِ قرآں

۱۴۱۰ھ

---

[1] صاحب "معدن التواریخ" کے شیخ معظم علیہ الرحمۃ۔

[2] مرحومہ و موصوفہ اپنے عہد کی عارفہ کاملہ اور خدا رسیدہ بزرگ خاتون تھیں جو لاہور کے ایک مشہور محلہ چوہٹہ مفتی باقر میں رہائش پذیر تھیں۔ پیر طریقت حضرت مہر محمد صوبا علیہ الرحمۃ (مدفون بہ قربِ جوار حضرت شیخ محمد طاہر بندگی قدس سرہٗ) عازمِ حج بیت اللہ شریف ہونے سے قبل برائے اجازتِ رخصت اور دعائے خصوصی حاضرِ خدمت ہوتے۔ (فدا)

Marfat.com

محترم سید مسعود حسن شہاب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(مدیر اعلیٰ ہفت روزہ الہام بہاولپور)

تاریخ وفات، ۷ صفر المظفر ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۹۰ء بروز چہار شنبہ

مدفون، قبرستان حضرت پیر حامد چشتی عقب شیر باغ بہاولپور،

سیدی مسعود حسن بزمِ جہاں سے اُٹھ گئے
ہو گئے وہ سرفرازِ زندگی جاوداں

مضطرب ہوں کیوں نہ سب خویش و احباب جب وہ
ہر دلِ درد آشنا کو دے گئے داغِ نہاں

ظاہری آنکھوں سے اہلِ دہر کی اوجھل ہوئے
مٹ نہیں سکتا ہے لیکن ان کی عظمت کا نشاں

حلقۂ اہلِ وفا میں چار سو مایوسیاں
اُن کی رحلت پر ہوا غمگین ہر پیر و جواں

آسمانِ علم و حکمت کا درخشندہ شہاب
محفلِ شعر و ادب تھی جس کے دم سے ضَوفشاں

نُورِ ایزد سے سدا روشن رہے اُن کی لحد
خُود نمونہ خلقِ احمد اور اُس کا پاسباں

کہہ گیا ہاتف فدا سے ان کا سالِ ارتحال
کر رقم "اہلِ معانی شاعرِ شیریں بیاں"
۱۴ ۱۱

سیّد محمدؒ مدنی خلف الصدق حضرت سیّد محمد حسین گیلانی ظلہٗ

برادر زادہ مخدومی سیّدی حضرت پیر محمد حسن شاہ گیلانی نوری

المتوفی :- ۱۸ر جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ مطابق ۶ر دسمبر ۱۹۹۰ء بروز پنجشنبہ

المدفون :- چک سادہ شریف (گجرات

سیّد السادات کے گھر کا وہ اک چشم و چراغ!
ناگہاں دارِ فنا سے آہ رخصت ہو گیا

کر رہی ہے ہر دلِ درد آشنا کو مضطرب
عالمِ صد رنگ و بُو کی سہمی سہمی سی فضا

اس کی مرگِ ناگہاں کے صدمۂ جاں کاہ سے
ہو گئے خویش و احبا ہیں سبھی وقفِ بُکا

وہ حسینِ والاشاں کا راحتِ جاں نورِ عین
نیک طینت خوش خصال و صاحبِ صدق و صفا

وہ برادر زادہِ شاہِ حسنؒ والا گہر
اور جگر گوشہ جنابِ غوث کی اولاد کا

تھا وہ پابندِ صلوٰۃ و صوم، شیدائیِ دیں
دل میں تھا اس کے نہاں نورِ جمالِ مصطفےٰ

سیّدِ مدنی کی رحلت پر فدا سے با ادب
بولا ہاتف "شاہ زادہ داخلِ جنّت ہُوا"
۱۴۱۱ھ

میاں احمد دین چشتی والدِ بزرگوار جناب حکیم مولانا محمد اشرف چشتی صاحب

تلونڈی موسیٰ خاں (گوجرانوالہ)

المتوفی:۔ ۶ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۹۱ء بروز چہار شنبہ

حضرتِ والا گہر مولانا احمد دین آہ! دارِ فانی سے ہوئے ہیں راہئِ ملکِ بقا
والدِ مشفق جنابِ اشرفِ مغموم کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہو گئے سب سے جُدا
پیکرِ حسنِ مودّت، خادمِ دینِ متیں مردِ حق آگاہ تھے وہ نیک طینت، با صفا
تھے مریدِ خاص وہ "شاہِ فریدالعصرؒ" کے صاحبِ عرفاں تھے ہادئِ رشد و ہدیٰ
مُبتلائے رنج و غم کیوں کر نہ ہوں پسماندگاں اُٹھ گیا جو ان کے سر سے آج ہے ظلِّ خدا
رحمتیں اُن پر رہیں تیری سدا ربِّ رحیم حامی و ناصر ہوں اُن کے شافعِ روزِ جزا

جستجوئے سالِ رحلت پر فدا سے برمحل
"پاک باطن عابدِ مغفور" ہاتف نے کہا
۱۴۱۱ ہجری

لہ فریدالعصر حضرت میاں علی محمد خاں چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

محترمہ شمیم خانم رفیقۂ حیات جناب سردار علی احمد خان صاحب نگرانِ مہر و ماہ لاہور

المتوفی :- ۲۸ رجب المرجب سنہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۹۱ء بروز پنجشنبہ

سہمی سہمی سی نظر آتی ہے بزمِ کائنات — عالمِ صد رنگ و بُو سے کون ہے رخصت ہوا؟

مضطرب قلبِ علی احمد نہ ہو کیوں اس قدر — ہو گیا ان سے رفیقِ راہِ منزل ہے جدا

وہ شمیمِ نیک دل، وہ زوجِ ذی فہم و شعور — جان سے گزری ہے آخر آج وہ جانِ حیا

ہے حیاتِ دائمی کا مل گیا مژدہ اسے — دارِ فانی سے ہوئی وہ راہیِ ملکِ بقا

بچ نہیں سکتا کوئی بھی اس کے ظلم و قہر سے — دوستو! دستِ اجل نے ہے جسے بھی آ لیا

الفتِ شاہنشہِ ارض و سما سے بالیقیں — قبر پہ اس کی رہے گی رحمتِ باری سدا

جستجوئے سالِ رحلت پر فدا سے بر محل
"نیک باطن داخلِ خلد" آج رضواں نے کہا

۱۴۱۱ھ

عارفِ کامل صُوفی باصفا حکیم محمدؐ عظیم قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

وفات:۔ یکم ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۹۱ء بروز جمعرات

مردِ حق، صُوفی مَنِش، حاذق طبیب ناگہاں وہ آج دُنیا سے گیا

معتقد اُن کے ہیں سب اندوہگیں رنج و غم میں خویش بھی ہیں مبتلا

نیک طینت، دیں پناہ، بطلِ عظیم بندۂ حق، پیکرِ فقر و غنا

ہاتفِ غیبی نے مجھ سے بے سرِ القا فدا

سالِ رحلت "عارفِ ذی شاں" کہا

-۱ = ۱۴۱۱

حکیم صاحب مرحوم و مغفور قبرستان پیر رونقی شاد باغ لاہور میں محوِ خوابِ ابدی ہیں۔

Marfat.com

مخدوم میاں عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ کالم نگار روزنامہ نوائے وقت لاہور

تاریخِ شہادت:- ۶ ربیع الاوّل ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز دوشنبہ

گئے دہرِ فانی سے عبدالرشید! ~ اعزّہ پہ رنج و الم چھا گیا
تھا اک عالمِ دیں وہ روشن ضمیر ~ قضا نے جسے ناگہاں آ لیا
ہوئے اپنے بیگانے حیران سب ~ خدا جانے یہ کیا سے کیا ہو گیا
رضائے الٰہی پہ سر کو جھکا کر ~ وہ لبیک کہتے ہوئے چل دیا
ہوا داخلِ خلد وہ بالیقیں ~ کہ جامِ شہادت ہے اُس نے پیا
الٰہی بہ فیضِ حبیبِ کریم ~ درخشاں رہے اُس کا مرقد سدا

شہادت پہ اس کی فدا قدسیوں نے
سنِ وصل "مغفورِ مولےٰ" کہا
۱۴۱۲ ھ

Marfat.com

رئیس العلماء حضرت علامہ غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

رحلت :- ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء

بروز پنج شنبہ

وُہ مغنیِ دوراں، وہ قاضیِ بر حق
ہُوئے دارِ فانی سے ہیں آج رخصت

وُہ والہ و شیدائے خواجہ گیہاں
گئے دہر سے آج ہیں سُوئے جنت

جدا ہم سے ہے آج اک مردِ حق !
وُہ محبوب صورت وُہ مقبول سیرت

تھے علامۂ دیں، فقیہ و محدّث
شناسائے سِرّ و رموزِ حقیقت

نہ کیوں مضطرب آج ہوں اہلِ دل
عزیزوں کو وہ دے گئے دردِ فرقت

گئے بزمِ دنیا سے وہ ناگہاں
تھا حاصل جنہیں حق سے نُورِ بصیرت

سنِ وصل اُن کا قدا بر محل
کہو آہ ! فخرِ جہاں بابِ حکمت

۱۴ ھ ۱۲

Marfat.com

حضرت سیّد محمّد ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی:- ۲۶ر جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ مطابق ۴ر جنوری ۱۹۹۲ء

بروز جمعۃ المبارک المدفون کراچی

گئے دارِ فنا سے حضرتِ سیّد ریاست شہ — نہ کیوں ہر اہلِ دل میں ہو اِک حشر سا برپا

تڑپ اُٹھی اَجل بھی اور ہوا نالہ فگن گردُوں — جنازہ جس گھڑی یارو شہیدِ ناز کا اُٹھا

سراپا علم و عرفاں بھی، نقیبِ دین و ملّت بھی — امامِ اہلِ سُنّت کا وہ سوجاں سے تھا گرویدہ

سعادت خدمتِ دیں کی ہوئی حاصل اُنہیں جو بھی — یہ ہے سبطِ علی کا اور نبی کی آل کا صدقہ

رواں ہے سلسبیل و کوثر و تسنیم کی جانب — وہ صہبائے رسالت کے فقط اِک جام کا پیاسا

مخاطب یوں ہوا مجھ سے سروشِ غیب برجستہ

سنِ رحلت فدا کہدے "مطیعِ ملتِ بیضا"

۱۴۱۲ھ

محمد اقبال مجددی ذخیرہ لاہور

Marfat.com